بالوں میں کلر یا خضاب لگانا کیسا ہے؟

مفتی محمد رفیق الحسنی

- بال کلر کرنے والے پوڈر اور کریمیں اور آئل نجس نہ ہوں تو ان کا استعمال مباح اور جائز ہے اور وضو اور غسل میں طہارت کے لئے مانع نہیں ہے۔
- میرے بعض معاصر مشائخؒ اور علماء جن کو میں نے ڈاڑھی اور سر کے بالوں کو کلر کرتے دیکھا یا وہ مشائخ اور علماء جن کے متعلق ہمیں اپنے استاذوں سے روایت ملی کہ وہ خضاب فرماتے تھے، اُن میں سے بعض حضرات کے نام۔

خضاب لگانے والے علماء کے نام:

۱۔ پیر طریقت سیدی خواجہ غلام محمد صاحب نور اللہ مضجعہ دربار پیر سواگ لیہ۔
آپ سرخ اور سیاہ پوڈر سے بال کلر فرماتے تھے سیاہی غالب ہوتی تھی میں خود طالب علمی کے زمانہ میں آپ کے بال کلر کرنے والوں میں شریک رہا۔

۲۔ پیر طریقت سیدی پیر مہر علی شاہ صاحب برد اللہ مضجعہٗ گولڑہ شریف، آپ نے بالوں کے کلر کرنے کے جواز پر ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا ہے جس کا نام ''عجالہ بردو سالہ'' ہے۔ آپ کی زیارت نہیں کی تھی۔ لیکن استاذ العلماء استاذیم عطاء محمد بندیالوی رحمہ اللہ اور استاذیم مولانا عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے، گویا آپ کو بھی میں نے دیکھا ہے۔

۳۔ استاذ العلماء استاذیم عطاء محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ۔ جامعہ امدادیہ مظہریہ بندیال شریف۔

۴۔ استاذ العلماء استاذیم عبدالغفور صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ۔ وزیر آباد۔

۵۔ حضرت، علامہ مولانا فیض احمد صاحب زید مجدہٗ گولڑہ شریف۔

۶۔ حضرت علامہ مولانا مشتاق احمد صاحب زید مجدہ' شیخ الحدیث انوار القرآن ملتان۔

۷۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہ' بندیال شریف (ابتدائی زمانہ میں)

۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد حسین شوق رحمہ اللہ، پپلاں شریف۔

۹۔ حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب سعیدی زید مجدہ' شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کراچی آپ نے بالوں کے کلر کرنے کے جواز پر شرح صحیح مسلم میں تفصیلی دلائل ذکر فرمائے ہیں قارئین کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔

۱۰۔ حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی صاحب زید مجدہ' ناظم دارالعلوم نعیمیہ، کراچی۔

۱۱۔ حضرت علامہ مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب زید مجدہ' مہتمم دارالعلوم نعیمیہ، کراچی۔

۱۲۔ حضرت علامہ مولانا شاہ حسین گردیزی زید مجدہ'، مہتمم دارالعلوم مہریہ، کراچی

۱۳۔ حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ صدر جمعیت العلماء پاکستان

۱۴۔ حضرت علامہ مولانا قاری رضاء المصطفیٰ صاحب زید مجدہ' خطیب جامع مسجد بولٹن مارکیٹ، کراچی۔

۱۵۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم صاحب چشتی زید مجدہ' مدرسہ انوار القرآن ملتان۔

۱۶۔ حضرت علامہ مولانا ہدایت اللہ صاحب زید مجدہ' جامعہ ہدایۃ القرآن ملتان

۱۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ خطیب پاکستان کراچی۔ آپ نے بالوں کے رنگ کرنے کے جواز پر ''سیاہ خضاب'' کے نام سے ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا تھا۔

۱۸۔ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب زید مجدہ' مہتمم جامعہ رکن الاسلام حیدرآباد۔

۱۹۔ حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب رضوی زید مجدہ' مدرس انوار القرآن، ملتان۔

۲۰۔ حضرت علامہ مولانا مفتی سید شجاعت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، رکن اسلامی نظریاتی کونسل اور جسٹس وفاقی شرعی عدالت اور بانی دارالعلوم نعیمیہ کراچی۔

۲۱۔ حضرت علامہ مولانا سید سعادت علی قادری، خطیب پاکستان۔

۲۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد یوسف صاحب بندیالوی شیخ الحدیث شمس العلوم جامعہ رضویہ کراچی۔

ذکر کردہ مشائخ اور علماء سے اکثر سیاہ خضاب استعمال کرتے ہیں اور کچھ سرخ اور سیاہ مکس

خضاب لگاتے ہیں۔

ان علماء کرام کا عمل بھی ہمارے لئے جواز کی دلیل ہے۔ کیونکہ شیخ اور صحیح عالم کی تعریف یہی ہے کہ جس کے اقوال اور اعمال لوگوں کے لئے دلیل اور حجت ہوں۔

احادیث اور فقہی روایات

● حضرت عبداللہ بن عمر سے جب کہا گیا کہ آپ زرد رنگ سے خضاب کیوں کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا:

واما الصفره فانی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصبغ بها فانا احب ان اصبغ بها (بخاری شریف)

اور لیکن زرد رنگ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس رنگ سے رنگا کرتے تھے، میں پسند کرتا ہوں کہ میں بھی اس رنگ سے رنگوں۔

عمدۃ القاری میں ہے:

جاء ت آثار عن ابن عمر تبین فیها تصفیر ابن عمر لحیة واحتجَّ بانه علیه الصلوٰة والسلام کان یصفر لحیته' بالورس والزعفران اخرجه ابو داؤد (الی) وکان اکثر الصحابة والتابعین یخضب بالصفرة منهم ابو هریرة و آخرون ویروی ذالک عن علی رضی اللہ عنه۔ (۳/ ۲۷، عمدۃ القاری)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے آثار آئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے آپ اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگ (پیلا) کرتے تھے اور اس پر دلیل یہ دیتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑھی مبارک کو ورس اور زعفران سے پیلے رنگ سے رنگا کرتے تھے، اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور اکثر صحابہ اور تابعین زرد رنگ سے رنگا کرتے تھے ان میں سے حضرت ابو ہریرہ اور دوسرے صحابہ بھی ہیں اور حضرت علی سے بھی مروی ہے کہ آپ زرد رنگ سے خضاب کرتے تھے۔

● علامہ شامی نے ذکر فرمایا حضرت ابوبکر الصدیق مہندی اور کتم کے ساتھ بالوں کو رنگا

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

کرتے تھے۔(۵/۲۹۹)

- حضرت ابوبکر بن حزم جن کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ منورہ کا امیر مقرر فرمایا تھا اور نمازیں وہی پڑھاتے تھے وہ مہندی اور کتم سے بالوں کو رنگ کرتے تھے۔عمدۃ القاری میں ہے:

وکان ابوبکر ھو الذی یصلی بالناس ویتولی امرھم وکان یخضب بالحناء والکتم۔ (ص ۱۲۹، جزء ثانی)

حضرت ابوبکر ابن حزم لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور ان کے امور کی تولیت فرماتے تھے اور مہندی اور کتم سے خضاب فرماتے تھے۔

- حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ابوقحافہ عثمان (حضرت ابوبکر صدیق کے والد) کو فتح مکہ کے دن لایا گیا اور ان کا سر اور ڈاڑھی (سفید پھول) کی طرح سفید تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

غیروا ھذا بشیء واجتنبوا السواد۔

اس سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔

- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان الیھود والنصاری لا یصبغون فخالفوھم۔ (مسلم شریف)

بے شک یہودی اور نصرانی بالوں کو نہیں رنگتے تم ان کی مخالفت کرو۔

- مذکورہ احادیث کے تحت علامہ نووی نے پہلے اپنا مختار بیان فرمایا پھر قاضی کے قول سے تفصیل بیان فرمائی۔ہم پہلے قاضی کا قول نقل کرتے ہیں:

قال القاضی اختلف السلف من الصحابة والتابعین فی الخضاب فی جنسه فقال بعضهم ترک الخضاب افضل وروا حدیثا من النبی صلی الله علیه وسلم فی النهی عن تغییر الشیب ولانه صلی الله علیه وسلم لم یغیر شیبه' روی ھذا عن عمر وعلی وابی و آخرین وقال آخرون الخضاب افضل و خضب جماعة من الصحابة والتابعین ومن بعدھم للاحادیث التی ذکرھا مسلم وغیره ثم اختلف ھؤلاء فکان اکثرھم یخضب بالصفره منهم ابن عمر وابو ھریرة وآخرون وروی ذالک عن علی

وخضب جماعة منهم بالحناء والكتم وبعضهم بالزعفران وخضب جماعة بالسواد وروی ذالک عن عثمان والحسن والحسین ابنی علی وعقبة ابن عامر وابن سیرین وأبی بردة وآخرین قال القاضی قال الطبرانی الصواب ان الآثار المروية عن النبی صلی الله علیه وسلم بتغییر الشیب وبالنهی عنه کلها صحیحة ولیس فیها تناقض بل الامر لمن شَیُبه' کشیب ابی قحافة والنهی لمن له شمط فقط قال واختلاف السلف فی فعل الامرین بحسب اختلاف احوالهم فی ذالک مع ان الامر والنهی فی ذالک لیس للوجوب بالاجماع ولهذا لم ینکر بعضهم علی بعض خلافه فی ذالک قال ولا یجوز فی ذالک ان یقال فیهما ناسخ و منسوخ قال القاضی. وقال غیره' وهو علی حالین فمن کان فی موضع عادة اهله الصبغ او ترکه فخروجهه عن العادة شهرة ومکروه والثانی انه یختلف باختلاف نظافة الشیب فمن کان شیبته تکون نقیة احسن منها مصوغة فالترک اولی ومن کانت شیبته' تسبشع فالصبغ اولی هذا ما نقله القاضی والاصح الاوفق ما قدمناه عن مذهبنا ۔ (۱/۹۹) مسلم شریف مع حاشیہ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی۔

قاضی نے فرمایا پہلے لوگ صحابہ کرام اور تابعین رحمہم اللہ کا خضاب میں اس کی جنس میں اختلاف تھا۔ بعض حضرات نے فرمایا خضاب کا ترک افضل ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالوں کی سفیدی کے بدلنے میں نہی روایت فرمائی اور انہوں نے فرمایا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سفیدی کو نہیں بدلا اس کی روایت حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت ابی اور دیگر صحابہ کرام سے کی گئی ہے اور دوسرے بعض صحابہ کرام نے فرمایا خضاب اور بالوں کو رنگ کرنا افضل ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے خضاب لگایا اور ان کے بعد والے لوگوں نے بھی خضاب لگایا۔ ان احادیث کی وجہ سے جن کو مسلم اور دوسرے محدثین نے ذکر فرمایا پھر خضاب لگانے والے تابعین اور صحابہ کرام مختلف رنگ کے خضاب لگاتے تھے، ان میں سے

اکثر زرد خضاب لگاتے تھے ان میں سے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرۃ اور دیگر صحابہ کرام اور ایک روایت ہے کہ حضرت علی بھی زرد خضاب کرتے تھے اور صحابہ کرام سے ایک جماعت نے مہندی اور کتم (سیاہ رنگ) سے خضاب لگایا اور بعض صحابہ کرام نے زعفران کے ساتھ خضاب کیا اور صحابہ کرام کی ایک جماعت نے سیاہ خضاب لگایا اور سیاہ خضاب کرنے کی روایت حضرت عثمان اور حضرت حسن اور حضرت حسین حضرت علی کے صاحبزادوں اور عقبہ ابن عامر اور ابن سیرین اور ابو بردہ اور دیگر حضرات کے متعلق کی گئی ہے (کہ یہ حضرات سیاہ خضاب لگاتے تھے) قاضی نے فرمایا طبرانی نے کہا ہے کہ سفیدی کی تغییر اور بدل دینے کے امر کی یا تغییر سے منع کرنے کے رسول اکرم ﷺ سے مروی سب آثار اور روایات صحیح ہیں۔

ان میں کوئی تناقض نہیں ہے بلکہ تغییر کا امر اس شخص کے لئے ہے جس کی ڈاڑھی کے بالوں کی سفیدی ابو قحافہ کی ڈاڑھی کے بالوں کی سفیدی کی طرح ہو یعنی سارے بال سفید ہوں اور تغییر سے منع اس شخص کے لئے ہے جس کی ڈاڑھی سے ایک حصہ سفید ہو اور اس نے کہا سلف کا اختلاف دو امروں کے کرنے میں ان کے احوال کے اختلاف کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ اس امر پر اجماع ہے کہ بالوں کی سفیدی کے تغییر کا امر اور نہی دونوں وجوب کے لئے نہیں اور اسی وجہ سے بعض نے بعض کی مخالفت پر انکار نہیں کیا اور یہ کہنا کہ یہاں ناسخ اور منسوخ ہیں جائز نہیں ہے۔ یہ قاضی نے کہا اور قاضیؒ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے کہا صحابہ کرام کا اختلاف دو حالتوں پر ہے پس وہ شخص جس کے علاقہ میں اہل علاقہ کی عادۃ بالوں کو رنگنا ہے یا ترک کرنا ہے پس عادت کے خلاف اور خروج شہرت اور مکروہ ہے دوسرا حال یہ کہ اختلاف سفیدی کی نظافت اور صفائی کے اختلاف کی وجہ سے ہے جس کی سفیدی نظافت اور صاف ہونے میں احسن ہو۔ رنگ کرنے سے اُس کیلئے رنگ کرنے کا ترک اولی ہے اور وہ شخص جس کی سفیدی میں نظافت نہ ہو اور میلا پن ہو اس کے لئے بالوں کا رنگ کرنا اولی ہے۔ یہ وہ ہے جو قاضی نے نقل کیا اور زیادہ صحیح اور زیادہ موافق وہ ہے جو ہم نے پہلے اپنا مذہب ذکر کیا۔

● علامہ نووی کی نقل کردہ عبارت سے معلوم ہوا کہ بالوں کی سفیدی کی تغییر کا امر غیروا الشیب (سفیدی کو بدل دو) اور خالفوھم (یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو اور ڈاڑھیوں کو رنگ کرو)

اور اجتنبوا السواد (سیاہ رنگ سے اجتناب کرو)۔ وجوب کے لئے نہیں اور دونوں امروں کے وجوب کے لئے نہ ہونے پر علماء کا اجماع ہے اور نہی تحریم کے لئے نہیں ہے اس پر بھی اجماع ہے اور امر اور نہی کے وجوب اور تحریم کے لئے نہ ہونے پر دلیل انہوں نے صحابہ کرام کا ایک دوسرے پر انکار اور طعن نہ کرنا بتایا ہے۔ کیونکہ وجوب کی مخالفت اور تحریم پر عدم عمل پر خاموش رہنا صحابہ کرام کی شان سے بعید ہے۔

- نیز معلوم ہوا بالوں کی تغییر میں رنگ اور کلر کرنے میں مختلف رنگوں کے استعمال کی بھی اجازت تھی جس شخص کو جو رنگ پسند تھا وہی رنگ لگاتا تھا۔
- نقشہ کچھ اس طرح بنا کہ خلفاء راشدین سے (حضرت ابوبکر الصدیق مہندی اور کتم ملا کر ڈاڑھی کو (ڈارک براؤن یا لائٹ براؤن) رنگ کرتے تھے اور (۲) ایک روایت کے مطابق حضرت عمر فاروق کی ڈاڑھی سفید تھی وہ رنگ نہیں فرماتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ بھی حناء اور کتم سے خضاب کرتے تھے۔ (۳) حضرت عثمان غنیؓ ڈاڑھی کو بالکل سیاہ رنگ سے رنگتے تھے۔ اور (۴) حضرت علی ڈاڑھی مبارک کو پیلے رنگ سے رنگا کرتے تھے۔
- دوسرا نقشہ کچھ اس طرح بنا کہ صحابہ کرام کی اکثریت بالوں کو رنگ کرتی تھی ایسے تھوڑے لوگ تھے جن کی ڈاڑھیاں سفید تھیں۔
- حضرت علی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شہزادے امام حسن اور امام حسین بھی حضرت عثمان کی طرح سیاہ رنگ پسند فرماتے اور لگاتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق مہندی اور کتم کو ملا کر ڈاڑھی رنگ فرماتے تھے اب اگر کوئی شخص ڈاڑھی رنگ نہیں کرتا تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یا دوسرے صحابہ کرام کی سنت پر عمل کرتا ہے اور جو شخص ڈارک براؤن یا لائٹ براؤن کلر کرتا ہے وہ حضرت ابوبکر صدیق کی سنت پر عمل کرتا ہے اور جو شخص بالکل سیاہ رنگ استعمال کرتا ہے وہ حضرت عثمان غنی اور حسنین کریمین کی سنت پر عمل کرتا ہے اور جو شخص پیلا رنگ استعمال کرتا ہے تو وہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عمر کی سنت پر عمل کرتا ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے تمہارے لئے میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔ نیز فرمایا میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی طرح ہے جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ لہٰذا سب کو ثواب ملا کوئی شخص گنہگار نہ ہوا مگر وہ شخص جو ذکر شدہ تفصیل کا منکر ہے۔

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

● جب صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر الصدیق کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے انکار نہ کیا جبکہ وہ ڈاڑھی کلر کرتے تھے اور حضرت عمر نے دس سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز سفید ڈاڑھی کے ساتھ پڑھائی اور کسی نے انکار نہ کیا۔ اور ڈاڑھی پر سیاہ کلر کر کے حضرت عثمان مسجد نبوی میں بارہ سال کے عرصہ میں امامت فرماتے رہے اور آپ کی اقتداء سے کسی کی نماز واجب الاعادہ نہ ہوئی اور پانچ سال تک کوفہ کی جامع مسجد میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نماز پڑھاتے اور ڈاڑھی مبارک پر پیلا رنگ فرماتے تھے آپ کی اقتداء سے کسی نے انکار نہ کیا تو آج کل بعض حضرات کی طرف سے خصوصاً علماء کی طرف سے اتنی شدت کہ بالوں کو سیاہ خضاب لگانے والے کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے، نہایت تعجب اور حیرت انگیز ہے کیونکہ یہ فتویٰ بالواسطہ حضرت عثمان ذوالنورین اور حسنین کریمین اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک جا پہنچتا ہے۔

کیونکہ آپ پڑھ چکے ہیں بعض صحابہ کرام خضاب کرنے کو افضل اور ترک خضاب کو غیر افضل فرماتے تھے اگر کوئی شخص یہ کہنا شروع کر دے کہ سفید ڈاڑھی والے ائمہ کی اقتداء میں نماز مکروہ ہے تو یہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟

اگر فقہاء عظام کی جانب سے کی گئی تحقیق کی چھان بین کی جائے تو زیادہ سے زیادہ سیاہ خضاب خلاف اولیٰ اور مکروہ تنزیہہ ہے اور خلافِ اولیٰ کے ارتکاب سے آدمی نہ فاسق ہوتا ہے اور نہ باعث طعن اور ملامت کیونکہ خلافِ اولیٰ کا ارتکاب صغیرۃ گناہ بھی نہیں ہوتا۔ نہایت تعجب ہے کہ خضاب لگانے والے ائمہ کرام کے خلاف طوفان برپا کر دیا جاتا ہے اور انہیں مساجد کی امامت سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے لاحول ولاقوت الا باللہ۔ تفصیل (حضرت علامہ غلام رسول سعید دام ظلہ کی شرح مسلم میں ملاحظہ فرمائیں)۔

● ذکر شدہ علماء سے اکثر ڈاڑھی پر سیاہ اور سرخ کریم سے بالوں کا خضاب کرتے ہیں، میری طرح بعض حضرات گہرا سرخ (ڈارک براؤن) اور بعض حضرات ہلکا سرخ (لائٹ براؤن) خضاب لگاتے ہیں بحمدہٖ تعالیٰ ہم حضرت ابوبکر الصدیق اور آپ کے گروپ کے صحابہ کرام کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ ہمارے اساتذہ کرام اور مشائخ عظام یہی کلر پسند فرماتے رہے اور استعمال کرتے رہے۔

(لطیفہ): جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں سواد سے احتراز کیلئے امر کا صیغہ واقع ہے اور بالوں کو رنگنے

اور سفیدی کو تبدیل کرنے کے لئے بھی امر کا صیغہ وارد ہے اور دونوں وجوب کے لئے نہیں ہیں بلکہ استحباب یا ترکِ اولیٰ کے لئے وارد ہیں۔ استاذیم حضرت عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ بیان فرماتے تھے کہ لاہور کے بعض نامور علماء نے فتویٰ جاری کیا کہ سیاہ خضاب لگانے والے اماموں کے پیچھے نماز مکروہ واجب الاعادہ ہوتی ہے کیونکہ **اجتنبوا السواد** میں امر کا صیغہ وجوب کے لئے ہے اور واجب کا تارک فاسق ہوتا اور فاسق کی امامت مکروہ ہوتی ہے آپ نے فرمایا ہم نے الزامی فتویٰ جاری کیا کہ اگر ایسا ہے تو سفید ڈاڑھی والے ائمہ کے پیچھے نماز مکروہ واجب الاعادہ ہے کیونکہ **غیروا الشیب** میں امر وجوب کے لئے ہے اور واجب کا تارک فاسق ہوتا اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ آپ فرماتے تھے جب ہمارا الزامی فتویٰ جاری ہوا تو فسادی مفتیوں کی زبان بند ہوگئی۔ کیونکہ اگر وہ جواب دیتے تو ہم کہتے **فما هو جوابكم فهو جوابنا** پس جو تمہارا جواب ہوگا وہی ہمارا جواب ہوگا۔ مثلاً وہ جواب دیتے کہ **غیروا الا امر استحباب** کے لئے ہے تو ہم بھی کہتے **اجتبوا والا امر استعحباب** کے لئے ہے۔

(تنبیہ): اگرچہ بالوں کے رنگ کرنے کا جواز اور عدم جواز ہماری گفتگو کا موضوع نہیں تھا لیکن ہم نے متعدد حوالوں سے جواز ثابت کیا تاکہ اہلسنّت علماء میں سے بعض علماء کی غلط فہمی دور ہو جائے اور علماء ایک دوسرے کی ٹانگیں نہ کھینچیں۔

- معلوم ہوا بالوں پر خضاب غسل اور وضو کے لئے رکاوٹ نہیں ہے۔ اگر طہارت سے خضاب مانع ہوتا تو صحابہ کرام خضاب استعمال نہ فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی چیز کے استعمال کے اذن شرعی سے وہ چیز آدمی کی حاجت میں داخل ہو جاتی ہے لہٰذا بالوں کا رنگنا خواتین وحضرات کی حاجت میں داخل ہے اور طہارت کیلئے مانع نہیں ہے اور ناخن پالش اور ربے کپ کی ٹھوس کریمیں جو جسم کی جلد پر پانی کے بہنے سے مانع ہیں، ان کے استعمال کی شرعاً اجازت نہیں اور حاجت انسانی میں داخل نہیں ہیں اور طہارت سے مانع ہیں۔
- مزید روایات ملاحظہ فرمائیں: بدایہ ونہایہ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس سرخ یا سیاہ خضاب لگاتے تھے، فرمایا:

كان جسيما (الى) له وفرة قد شاب مقدم راسه و شابت لمته و كان

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

يخضب بالحناء وقيل بالسواد۔(۶/۶۵)

وہ خوبصورت جسم والے تھے ان کی زلفیں تھیں آپ کے سر مبارک سے اگلے بال اور دو سائیڈیں سفید ہو گئیں آپ مہندی سے خضاب فرماتے تھے اور بعض نے کہا آپ سیاہ خضاب کرتے تھے۔

وسئلته عن الوسمة فقال هو خضابنا اهل البيت (۳۴۶/۵،اعلام النبلاء)

میں نے امام محمد باقر سے وسمۃ (سیاہ رنگ) کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا وسمۃ ہم اہل بیت کا خضاب ہے۔

روى عن عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احدكم المرء ة وهو يخضب بالسواد فليعلمها انه يخضب۔ (۱۴۲/۴۲/۹، سبل الهدی ؤالرشاد)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا ایک عورت کو نکاح کی دعوت دے اور وہ سیاہ خضاب کرتا ہو پس اس عورت کو بتا دے کہ وہ خضاب لگاتا ہے۔

وروى البلاذرى عن محمد بن السائب ان عبدالمطلب اول من خضب بالوسمة لان الشيب اسرع اليه فدخل على بعض ملوك اليمن فاشار عليه بالخضاب فغير شيبته' بالحِنة ثم علاه بالوسمة فلما انصرف وصار بقرب مكة جدد خضابه وقد كان تَزَوَّدَ من الوسمة شيئًا كثيرا فدخل منزله وشعره مثل حلك الغراب فقالت امر ء ته فتيلة ام العباس يا شيب ما احسن هذا الصبغ لو دام فقال عبدالمطلب. لو دام لى هذا السواد حمدته وكان بديلا من شباب قد انصرم (الى) ثم ان اهل مكة خضبوا ۔ (سبل الهدیٰ والرشاد، ۲۶۶/۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اور بلاذری نے محمد ابن سائب سے روایت کی ہے کہ بے شک حضرت عبدالمطلب پہلے شخص ہیں جنہوں نے وسمہ (سیاہ رنگ) کے ساتھ خضاب فرمایا کیونکہ سفیدی نے آپ کے بالوں کی طرف بہت جلدی کی آپ کسی بادشاہ کے پاس یمن تشریف لے

گئے اس نے خضاب لگانے کا مشورہ دیا آپ نے سفیدی کو مہندی سے تبدیل کیا پھر اس پر وسمہ (سیاہ رنگ) چڑھایا جب واپس لوٹے اور مکہ مکرمہ کے قریب ہوئے آپ نے دوبارہ خضاب فرمایا کیونکہ آپ نے وسمہ کی کافی مقدار اپنے ساتھ رکھ لی تھی آپ اپنے گھر داخل ہوئے اور آپ کے بال مبارک کالے کوے کے بالوں کی طرح سیاہ تھے آپ کی بیوی مسماۃ فتیلہ حضرت عباس کی ماں نے عرض کیا اے سفیدی والے کتنا احسن ہے یہ رنگ اگر ہمیشہ رہتا حضرت عبدالمطلب نے فرمایا۔ اگر یہ بالوں کی سیاہی میرے لئے ہمیشہ رہتی تو میں اس کی تعریف کرتا اور بدل ہو جاتی ختم ہو جانے والی جوانی سے۔ الخ

روی الدیلمی اول من خضب بالحناء والکتم ابراهیم علیه السلام.

دیلمی نے روایت کیا کہ پہلے شخص جنہوں نے مہندی اور کتم سے خضاب فرمایا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

نقل غیر واحد ان علی بن الحسین کان یخضب بالحناء والکتم وقیل کان له کساء اصفر یلبسه یوم الجمعة (۵/۳۳۹، اعلام النبلاء مکتبہ دار الفکر)

کافی لوگوں نے روایت کیا ہے حضرت علی بن حسین (زین العابدین) مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب لگاتے تھے اور کہا گیا جمعہ کے دن زرد رنگ کا کپڑا زیب تن فرماتے تھے۔

قیل ان فرعون رکن الی قول موسی لما دعاه وشاور امرء ته' فامنت واشارت علیه بالایمان فشادر هامان فقال لا تفعل بعد ان کنت مالکا تصیر مملوکا ان کنت ربًّا تصیر مربوباً وقال له انا اردک شابا فخضب لحیته' بالسواد فهو اول من خضب۔ (۱۱/۶/۲۰۱، قرطبی)

کہا گیا ہے بے شک فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت اسلام کی طرف میلان کیا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو دعوت دی اس نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا وہ ایمان لے آئیں اور فرعون کو ایمان لانے کا مشورہ دیا پھر فرعون نے ہامان سے مشورہ کیا تو اس نے کہا نہ کرو اس لئے کہ تو ایمان لانے سے مالک ہونے کے بعد

مملوک ہو جائے گا اور تو رب تھا تو مربوب بن جائے گا اور اسے کہا میں تیری جوانی واپس کر دیتا ہوں اس کی ڈاڑھی کو سیاہ رنگ کے ساتھ خضاب کیا پس وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے خضاب لگایا ہوسکتا ہے صرف کالا خضاب سب سے پہلے فرعون نے لگایا ہو ورنہ مہندی کے ساتھ کالا خضاب سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لگایا تھا اور فرعون کے کالا خضاب لگانے سے یہ سمجھنا کہ فرعون نے جو کام کئے وہ سارے حرام ہیں غلط ہے کیونکہ اگر کالا خضاب بالکل حرام ہوتا تو حضرت عثمان اور حسنین کریمین نہ لگاتے جیسا کہ گزرا ہے۔

- قول ابن عباس انی لا تزین لامرء تی (الی) والخضاب للشیوخ والخاتم للجمیع من الشباب والشیوخ زینته وھو حلی الرجال علی ما یاتی بیانه فی سورة النحل (۱۲۴/۳، قرطبی)

  حضرت عبداللہ بن عباس کا قول مبارک کہ بے شک میں اپنی بیوی کے لئے (خضاب لگا کر) زینت حاصل کرتا ہوں (تا) کیونکہ خضاب بوڑھوں کیلئے اور انگوٹھی سب جوانوں اور بوڑھوں کیلئے زینت ہے اور یہ انگوٹھی مردوں کا زیور ہے جیسا کہ سورۃ نحل میں اس کا ذکر آئے گا۔

آخر میں ہم خود صاحب شرع کے ذاتی عمل کے متعلق آثار نقل کرتے ہیں تاکہ قارئین خود فیصلہ تک پہنچ سکیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق

(مختلف روایات کا ذکر۔سبل الھدیٰ والرشاد)

(ص ۳۴۲ تا ۳۴۴ جلد سابع دار الکتب العلمیہ بیروت)

- حضرت ابی رمثہ سے روایت ہے:

  کان رسول صلی اللہ علیه وسلم یختضب بالحناء والکتم۔

  (رواہ الامام احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہندی اور کتم کیساتھ خضاب فرماتے تھے۔

روی البخاری عن ابن عمرؓ قال رَئَیتُ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم یخضب بالصغرۃ۔

بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا وہ زرد رنگ کے ساتھ خضاب فرماتے تھے۔

وروی یعقوب بن سفیان عنه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصفر لحیته بالورس۔

یعقوب ابن سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑھی مبارک کو ورس کے ساتھ زرد رنگ والا کرتے تھے۔

روی البخاری والامام احمد عن عثمان بن عبداللہ ابن موھب قال ارسلنی اھلی بقدح من ماءٍ الی ام سلمةؓ فجاء ت بجلجل من فضة فیه شعر من شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان الانسان اذا اصابه عین او شیء بعث الیھا باناء فخضخضت له فشرب منه فاطلعت فی الجلجل فرأیت شعرات حمر۔

بخاری اور امام احمد نے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت کیا کہ مجھے گھر والوں نے پانی کے پیالے کے ساتھ ام المؤمنین سیدۃ ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا آپ چاندی کی ڈبیہ لائیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں سے کچھ بال مبارک رکھے تھے جب کسی انسان کو نظر لگتی یا کوئی تکلیف پہنچتی تو اسے حضرت ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف بھیجا جاتا آپ اس شخص کے لئے (ڈبیہ میں رکھے گئے بالوں کو پانی میں گھول دیتیں) مریض اس پانی سے پی لیتا میں نے ڈبیہ میں جھانک کر دیکھا تو آپ کے بال مبارک سرخ رنگ کے تھے۔

روی الامام احمد عن عبداللہ بن زید بن عبد ربه الانصاری انه شھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند المنحر ورجل من قریش وھو یقسم اَضَاحِیُ فلم یصبه شیء ولا صاحبه فحلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

راسه فی ثوبه فاعطاه فقسم منه علی رجال وقلم اظافیره فاعطاه صاحبه قال فانه لعندنا مخضوبا بالحناء والکتم۔

امام احمد نے عبداللہ ابن زید انصاری سے روایت کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں منی کی قربان گاہ میں حاضر ہوئے اور ایک آدمی قریش سے بھی حاضر ہوا آپ قربانی کے جانور تقسیم فرما رہے تھے، اسے عبداللہ کو اور اس کے صاحب قریشی کو کچھ نہ ملا لیکن آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا سر مبارک اس عبداللہ کے کپڑے میں حلق فرمایا پس اُسے بال مبارک عطا فرمائے پھر اس نے اُن بالوں کو دوسرے آدمیوں پر تقسیم فرمایا پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ناخن اتارے وہ ناخن اس کے صاحب قریشی کو دے دیئے عبداللہ فرماتے ہیں وہ بال مبارک جو مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے وہ ہمارے پاس موجود ہیں۔

وروی الشیخان وابو یعلی ابن سیرین قال سألنا انساهل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخضب قال نعم بالحناء والکتم وفی لفظ قال لم یبلغ الشیب الاقلیلا وقد اِختضب ابوبکر وعمر بالحناء والکتم۔

بخاری اور مسلم اور ابو یعلی نے ابن سیرین سے روایت کیا ہم نے حضرت انس سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خضاب لگاتے تھے انہوں نے فرمایا ہاں مہندی اور کتم کے ساتھ اور ایک روایت میں فرمایا نہیں پہنچی تھی سفیدی مگر تھوڑے بالوں کو اور بے شک حضرت ابوبکر اور عمر نے مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب لگایا۔

روی ابن سعد عن ابی جعفر قال شمط عارض رسول الله صلی الله علیه وتسلم فخضبه بحنأ و کتم۔

ابن سعد نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کے بال مبارک سفید ہو گئے تھے تو آپ نے مہندی اور کتم سے خضاب فرمایا۔

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابوعبید) ☆☆☆

ضروری گزارش

ہم نے مختلف روایات کثرت اور تفصیل کے ساتھ اس لئے ذکر کیں تا کہ خضاب لگانے والے اور نہ لگانے والے اور اسی طرح مختلف رنگ پسند کرنے والوں میں ایک دوسرے کے خلاف شدت کم ہو کیونکہ خضاب لگانے اور نہ لگانے کا مسئلہ کفر اور اسلام کا مسئلہ نہیں ہے اور تحقیق وہی ہے جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

- نیز ایک عرصہ سے اس مسئلہ پر لکھنے کا ارادہ تھا کیونکہ جب میں نے اسلامی کتب میں تفصیلات دیکھیں تو مجھے یقین کی حد تک علم حاصل ہوا کہ خضاب لگانا گناہ نہیں ہے اور ایسا بھی ہرگز نہیں کہ خضاب لگانے والے کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

اسی لئے میں نے متعدد مشائخ اور علماء کے اسماء مبارک ذکر کر دیئے تا کہ قارئین کے علم میں یہ بات آ جائے کہ خضاب لگانا گناہ نہیں ہے۔ اگر گناہ ہوتا تو مشائخ اور علماء اس سے اجتناب کرتے۔

خاک پائے اہل ایمان

محمد رفیق حسنی عفی عنہ

اور اب فقہاء کرام کی آراء

- درمختار باب الحظر والاباحت میں ہے:

یستحب للرجل خضاب شعره ولحیته ولو فی غیر حَرْبٍ فی الاصح والاصح انه علیه الصلوٰة والسلام لم یفعله ویکره بالسواد وقیل لا مجمع الفتاوی والکل من منح المصنف۔ (۵/۵۳۳، ۵/۲۹۹، مکتبہ ماجدیہ)

مرد کے لئے اپنی ڈاڑھی اور بالوں کو رنگ کرنا مستحب ہے اگر چہ جنگ اور جہاد میں نہ ہو زیادہ صحیح یہی ہے اور اصح یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں فرمایا اور سیاہ خضاب مکروہ ہے اور بعض نے کہا سیاہ خضاب مکروہ نہیں ہے۔ (مجمع الفتاویٰ)

ساری تفصیل مصنف کی کتاب منح سے ہے۔

- علامہ شامی فرماتے ہیں :

(قولہ خضاب شعرہٖ ولحیتہٖ) لایدیہ و رجلیہ فانہ مکروہ للتشبہ بالنساء۔
سر اور ڈاڑھی کا خضاب مستحب ہے، ہاتھوں اور پیروں کا خضاب کرنا مستحب نہیں ہے بلکہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے۔

(قولہ والاصح انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لم یفعلہ) لانہ لم یحتج الیہ لانہ توفی ولم یبلغ شیبہ عشرین شعرۃ فی رأسہٖ ولحیتہٖ بل کان سبع عشرۃ کما فی البخاری وغیرہ وورد ان ابابکرؓ خضب بالحناء والکتم (مدنی)۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں لگایا کیونکہ آپ کو حاجت نہیں تھی کیونکہ آپ علیہ السلام نے وفات پائی اور آپ کے مبارک بالوں کی سفیدی سر اور ڈاڑھی مبارک میں بیس بالوں تک نہیں پہنچی تھی بلکہ سترہ بال سفید ہوئے تھے جس طرح بخاری اور غیر بخاری میں ہے اور روایت ہے بے شک حضرت ابی بکر مہندی اور کتم سے خضاب فرمایا کرتے تھے۔

(قولہ یکرہ بالسواد) ای لغیر الحرب قال فی الذخیرۃ اما الخضاب بالسواد للغزو لیکون اھیب فی عین العدو فھو محمود بالاتفاق وان لیزین نفسہ للنساء فمکروہ وعلیہ عامۃ المشائخ وبعضھم جوزہٗ بلا کراھۃ روی عن ابی یوسف انہ قال کما یعجبنی ان تتزن لی یعجبھا ان اتزن لھا۔

مصنف نے فرمایا سیاہ خضاب مکروہ ہے یہ مکروہ ہونا بغیر جنگ کی حالت کے لئے ہے ذخیرہ میں فرمایا لیکن سیاہ خضاب جنگ میں تا کہ دشمن کی آنکھ میں ہیبت بڑھ جائے۔ بالاتفاق محمود ہے اور اگر عورتوں کے لئے سیاہ خضاب سے اپنے نفس کی زینت کرے تو مکروہ ہے عام مشائخ کا یہی قول ہے اور بعض مشائخ نے سیاہ خضاب کو بلا کراہت جائز فرمایا ہے امام ابو یوسف سے روایت ہے بے شک انہوں نے فرمایا جس طرح مجھے پسند ہے کہ بیوی میرے لئے زینت اختیار کرے اسی طرح بیوی کو پسند ہے کہ

(سیاہ خضاب) سے میں اس کیلئے زینت اختیار کرو (شامی، ۵/۴۹۹)

- مذکورہ عبارت سے واضح ہے کہ سیاہ اور سرخ ملے جلے رنگ سے بالوں کو رنگنا بالاتفاق مستحب ہے اور بالکل سیاہ مجاہدین کے لئے بالاتفاق محمود ہے اور مردوں کا اپنی عورتوں کے لئے بالوں کو سیاہ خضاب لگانے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اسے مکروہ فرماتے ہیں اور امام ابو یوسف اور بعض محققین اسے بلا کراہت جائز فرماتے ہیں۔ لیکن ائمہ کرام تو اپنی بیویوں کے لئے خضاب کرتے تھے اور آج لوگ اجنبیہ خواتین کیلئے خضاب کرتے ہیں جو کہ نہایت کبیرہ گناہ ہے اور ائمہ کی عورتیں اپنے شوہروں کیلئے زینت کرتی تھیں اور ہماری عورتیں غیروں کیلئے زینت کرتی ہیں۔

(انا للہ وانا الیه راجعون)

پھر درمختار مسائل شتی میں فرمایا:

اختضب لاجل التیزن للنساء والجواری جاز فی الاصح و یکرہ بالسواد وقیل لاء مر فی الخطر۔ (۵/۵۳۳، ماجدیه)

بیوی اور لونڈیوں کے لئے زینت حاصل کرنے کے لئے خضاب لگانا جائز ہے اصح یہی ہے اور سیاہ مکروہ ہے۔

اور بعض نے کہا مکروہ نہیں ہے اور یہ الحضر کے باب میں گزر چکا ہے۔

- شامی میں ہے:

وفی شرح المشارق للاکمل والمختار انه صلی الله علیه وسلم خضب فی وقت وترکه فی معظم الاوقات ومذھبنا ان الصبغ بالحناء والوسمة حسن کما فی الخانیه الخ۔

اکمل کی شرح مشارق میں ہے اور مختار یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وقت میں خضاب لگایا اور اکثر اوقات چھوڑ دیتے تھے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ مہندی اور وسمہ کے ساتھ بالوں کا رنگنا مستحب اور حسن ہے جیسے خانیہ میں ہے۔

- درمختار میں ہے:

ویستحب التجمل واباح الله الزینة بقوله تعالیٰ قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده الآیة وخرج صلی الله علیه وسلم وعلیه رداء قیمته الف

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

دینار۔(۵/۵۳۳)

اور خوبصورتی اختیار کرنا مستحب ہے اور اللہ تعالیٰ نے زینت کو مباح فرمایا۔ اپنے قول کے ساتھ کہ فرمادو کس شخص نے اللہ تعالیٰ کی زینت کو حرام کیا جو زینت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے۔ اور ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ نے ایک ہزار دینار کی قیمت والی چادر مبارک پہنی ہوئی تھی۔

- علامہ شامی فرماتے ہیں:

(قوله يستحب التجمل الخ) قال عليه الصلوٰة والسلام ان الله اذا انعم على عبده احب ان يرى اثر نعمته عليه وابو حنيفة كان يتردى برداء قيمته اربعماته دينار وكان يامر اصحابه بذالک الخ۔

جمال اختیار کرنا مستحب ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر انعام فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اس پر دیکھے اور امام ابوحنیفہ چارسو دینار والی چادر پہنا کرتے تھے اور اپنے دوستوں کو اس کا امر فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بے شک لوگ تمہاری طرف رحمت کی نظر سے دیکھیں گے۔

اور امام محمد نہایت مہنگے کپڑے پہنا کرتے تھے فرماتے تھے میرے پاس بیویاں اور لونڈیاں ہیں میں زینت اختیار کرتا ہوں تاکہ وہ میرے غیر کی طرف نہ دیکھیں آپ سے کہا گیا کیا حضرت عمر ایسا قمیص نہیں پہنتے تھے جس پر سترہ سترہ پیوند لگے ہوتے تھے؟ آپ نے جواب دیا یہ حکمت کی وجہ سے تھا وہ امیر المؤمنین تھے اور اس کے گورنر اور عمال آپ کی اقتداء کرتے تھے اور بسا اوقات ان کے پاس مال نہیں ہوتا تھا وہ مسلمانوں سے لیا کرتے تھے۔ (ذخیرۃ ملخص) (شامی ۵/۵۳۳)

- معلوم ہوا آج کل دولت مند لوگ تجمل اور زینت کی نیت سے خود لاکھوں کے لباس اور گھڑیاں اور ہیرے پہنیں اور جواہرات سے جڑے زیورات ان کی بیویاں پہنیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ اسراف نہیں ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہزار دینار کی چادر زیب تن فرمائی جس کا سونا تین سوتینتیس تولہ اعشاریہ تینتیس بنتا ہے۔ ۳۳۳٫۳۳ جس کی قیمت گیارہ ہزار فی تولہ کے حساب چھتیس لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سوتیس -/۳۶۶۶۶۳۰ روپے بنتی ہے اور امام اعظم کی چادر

۱۳۳،۳۳ اتولہ بقیمت (۶۶/۱۴۶۶۶۶۶) چودہ لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ چھیاسٹھ اعشاریہ چھیاسٹھ بنتی ہے جب ہمارے ائمہ اتنے مہنگے کپڑے پہنتے تھے تو ہمارے لئے کیوں جائز نہیں ہیں؟

ہمارے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (کتم) کا پوڈر جو بالوں کو سیاہ کرتا تھا اور حناء مہندی کا پوڈر جو بالوں کو سرخ کرتا تھا صحابہ کرام استعمال فرماتے تھے۔ بعض صحابہ کرام دونوں پوڈر مکس کر کے بالوں کو گہرا سرخ رنگ دیتے تھے اور اکثر صحابہ صرف مہندی کے پوڈر سے بالوں کو سرخ فرماتے تھے اور بعض صحابہ کرام کا صرف کتم کے پوڈر استعمال کرنے کا ذکر بھی آتا ہے۔ (کتب احادیث) بہرحال اکثر صحابہ کرام بالوں کو کلر کرتے تھے بہت کم صحابہ کرام کی ڈاڑھیاں سفید تھیں جو کلر نہیں کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان تھا کہ سفید بالوں کی سفیدی کو بدل دو اس کی اجازت میں صحابہ مجاہدین اور غیر مجاہدین سب صحابہ کرام شامل تھے اور انہی کلر شدہ بالوں کے ساتھ وضو اور غسل فرما کر عبادات کرتے تھے۔ معلوم ہوا کلر شدہ اور رنگ کئے ہوئے بالوں پر رنگ طہارت سے مانع نہیں ہوتا۔

اور اہل علم پر واضح ہے کہ بالوں کا جسم ٹھوس ہے اس پر جب مہندی کا پوڈر لگایا جاتا ہے تو بال کے اوپر رنگ کی ایک سطح قائم ہو جاتی ہے ایسا نہیں ہوتا کہ رنگ بال میں حلول کر جائے اور بال کی جان بن کر بال میں گھل جائے۔ کیونکہ کلر اتارنے کے لئے جب کیمیکل استعمال کیا جاتا ہے تو پھر بالوں کا اصلی کلر ظاہر ہو جاتا ہے اگر بال سفید تھے تو سفیدی ظاہر ہو جاتی ہے۔ آج کل سیاہ بالوں کو سرخ یا براؤن بھی کیا جاتا ہے جب کلر اترتا ہے تو سیاہی ظاہر ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوا رنگ بال کا غیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ رنگ شدہ بالوں کا وزن اصل کلر والے بالوں سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جب بالوں پر پانی ڈالا جاتا ہے تو پانی رنگ کی سطح کے اوپر بہہ جاتا ہے بال تک نہیں پہنچتا مگر چونکہ اسلام میں بالوں کو رنگنے اور کلر کرنے کی اجازت احادیث سے ثابت ہے لہٰذا غسل اور وضو میں کوئی خلل نہیں آتا۔

- جب عورت کو بال گوندھنا اور ہر آدمی کے لئے دانتوں کو دوبارہ چاندی کی تاروں سے باندھنا اور دانتوں کے خولوں کو مسالہ یا چاندی یا کسی دوسری دھات کے پوڈر سے بھرنا، چونے والا پان کھانا ان سب کی شریعت میں اجازت ہے تو اجازت کی وجہ سے مذکورہ امور منفعت اور جائز

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

حاجت میں داخل ہیں اور جائز حاجت میں حرج کا مرفوع ہونا نصوص سے ثابت ہے۔ اس لئے مذکورہ اشیاء طہارت کے لئے مانع نہیں ہیں اسی طرح بالوں کا کلر کرنا بھی اذن شرعی کی وجہ سے حاجت میں داخل ہے اور طہارت سے مانع نہیں ہے۔

- بعض علماء فرماتے ہیں کہ بالوں کا کلر کرنا اس لئے ناجائز ہے کیونکہ بالوں کا کلر کرنا آدمی کی ضرورت نہیں نیز موجودہ دور میں کلر کرنے والی کریمیں اور پوڈروں کی بالوں پر تہہ جم جاتی ہے اور بال کے عین اور ذات تک پانی نہیں پہنچتا اور کلر کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اس لئے بال رنگ کرنے والی خواتین وحضرات کا نہ وضو ہوتا ہے اور نہ غسل اور نہ نمازیں اور نہ دیگر عبادتیں اور مہندی سے کلر کرنا اس لئے جائز ہے کہ اس میں صرف بال یا بدن مہندی کے پوڈر سے رنگ پکڑ لیتا ہے اور تہہ نہیں جمتی۔ وضو اور غسل میں پانی خود بال اور جسم تک پہنچ جاتا ہے اور اس کا جائز ہونا صحابہ کرام اور صحابیات کے عمل سے ثابت ہے۔ لہٰذا مہندی اور کتم کے پوڈر سے بالوں اور ہاتھوں کا رنگ کرنا جائز ہے لیکن دستیاب پوڈروں اور کریموں سے بالوں اور ہاتھوں کا کلر کرنا جائز نہیں ہے۔

گزارش یہ ہے کہ جو حاجت اور منفعت مہندی اور کتم کے پوڈر میں صحابہ کرام کے زمانہ میں تھی وہ آج بھی باقی ہے اور جس طرح مہندی اور کتم کے پوڈروں سے بالوں کا رنگنا جائز تھا اسی طرح دستیاب پوڈروں اور کریموں سے بھی بالوں کو رنگنا جائز ہے۔ مہندی اور کتم کے پوڈر سے بھی بالوں پر رنگ کی لطیف تہہ جم جاتی ہے، تب جا کر بال رنگ دار ہوتے ہیں اسی طرح دستیاب پوڈروں اور کریموں سے بھی بالوں پر رنگ کی لطیف تہہ جم جاتی ہے لیکن اذن شرعی کی وجہ طہارت کیلئے مانع نہیں ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابوعبید) ☆☆☆